ہفتہ وار رسالہ: 278
WEEKLY BOOKLET:278

امیرِ اہلِ سنّت سے جنّات کے بارے میں سوال جواب

صفحات 17

- جنات کا انکار کرنا کیسا؟ 02
- گھروں میں بلیاں کیوں روتی ہیں؟ 07
- کیا خوشبو لگانے سے جنات چمٹتے ہیں؟ 10
- جنات سے حفاظت کا روحانی علاج 12

پیشکش
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے)

امیرِ اہلِ سنّت سے جنّات کے بارے میں سوال جواب

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے جنّات کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سن لے اُسے ہر طرح کی آفات وبلیّات اور شریر جنّات کے شر سے محفوظ فرما۔ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا کی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے والد کا نام پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ پر دُرودِ پاک پڑھا ہے۔ (مسند بزار، 4/255، حدیث: 1425)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

سوال: بعض لوگ دَم دُرود، جنات اور جادو کو نہیں مانتے، کیا ان چیزوں کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟

جواب: جو لوگ دَم کو نہیں مانتے تو ایک دِن ان کا اپنا ہی دَم نکل جاتا ہے، واقعی ایک تعداد ہے جو جنات وغیرہ کے اثر کو نہیں مانتی نہ کسی عامل سے علاج کرواتی ہے، حالانکہ اُن پر واقعی جن کا اثر ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! اَحادیثِ مُبارکہ سے جنات کا اثر ثابت ہے بلکہ قرآنِ کریم میں ایک پوری سورت کا نام ہی "سورۂ جِن" ہے، اِس کے علاوہ بھی قرآنِ کریم میں (مختلف مقامات پر) جنات کے تذکرے موجود ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی جنات کا اِنکار کرے گا تو

www.dawateislami.net

کافر ہو جائے گا۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص167۔ بہارِ شریعت، 1/97، حصہ:1) (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 4/46)

سوال: جِن کی حاضری والے سے لوگ گزشتہ یا آئندہ کی باتیں پوچھتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: لوگوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ فلاں پر جن آ گیا ہے تو اس سے سوال جواب شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ جنات سے غَیب کی باتیں پوچھنا حرام اور شدید حماقت ہے بلکہ اگر یہ عقیدہ ہوا کہ جنات مستقبل کی خبریں بتا سکتے ہیں تو یہ کُفر ہو گا۔ (فتاویٰ افریقہ، ص175، 179 ملخصا) کیونکہ قرآنِ پاک میں صراحت ہے کہ جنات کو غیب کا علم نہیں ہے[1]

جنات کے لیے گُزشتہ خبریں بتانا ممکن ہے، کیونکہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک جن اور ایک فرشتہ بھی پیدا ہوتا ہے، اس جن کو ہَمزاد کہتے ہیں۔ (مسلم، ص1158، حدیث:7109) چونکہ یہ ہمزاد بچپن سے اس کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کو بہت ساری باتیں اس شخص کی یاد ہوتی ہیں اور یہی ہَمزاد حاضری والے جن کو یہ گزشتہ باتیں بتا دیتا ہے جس کی وجہ سے یہ جن درست خبریں دے رہا ہوتا ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص 322، 323 ماخوذا) مثلاً "بچپن میں اس کو ٹائیفائیڈ ہو گیا تھا اور اس کے بچنے کی اُمید نہیں رہی تھی یا ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا مگر فُلاں نے علاج کیا تو بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گیا تھا وغیرہ" اور لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ بڑا پہنچا ہوا ہے۔ یوں یہ لوگ اس جن کی باتوں میں آ جاتے ہیں حالانکہ اس نے کوئی غیب کی بات نہیں بتائی ہوتی بلکہ ماضی کی ساری باتیں اس ہَمزاد سے سن کر بتائی ہوتی ہیں۔ مسئلہ مستقبل کی خبروں کا ہوتا ہے لہٰذا آئندہ کی خبریں

---

1 . . . جیسا کہ اِرشادِ ربانی ہے: ﴿ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾ ﴾ (پ22، السبا:14) ترجمۂ کنزالایمان: جنوں کی حقیقت کُھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

www.dawateislami.net

نہ پوچھی جائیں کہ ”فلاں کام ہو گا یا نہیں ہو گا، مجھے فلاں جگہ نوکری ملے گی یا نہیں ملے گی یا فلاں جگہ شادی کرنا چاہتا ہوں تو شادی ہو گی یا نہیں، میرا بچہ ٹھیک ہو گا یا نہیں ہو گا وغیرہ وغیرہ “یہ باتیں جنات سے پوچھنے کی نہیں ہیں کہ اس میں ایمان کا خطرہ ہے،کیونکہ اگر یہ عقیدہ رکھ کر پوچھا کہ جنات غیب بتا سکتے ہیں تو پوچھنے والا کافر ہو جائے گا، مگر افسوس فی زمانہ جگہ جگہ یہ کاروبار چل رہے ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو اس سے نجات عطا فرمائے۔

اگر کسی پر سواری آتی ہو اور وہ کسی بزرگ کا نام لے کہ میں فلاں ہوں، تب بھی کسی مضبوط عامِل سے علاج کروالینا چاہیے، کیونکہ وہ حقیقت میں جن ہی ہوتا ہے، جب علاج ہو گا تو وہ جن بھاگ جائے گا۔ بعض اوقات خاندان میں بھی اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو سواری آنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں،کیونکہ اس سے ان کی کمائی ہوتی ہے ورنہ کم از کم واہ واہ تو ہوتی ہی ہے،کیونکہ لوگ ان کے گِرد جمع ہو جاتے ہیں اور یوں ان کو مزہ آتا ہے۔ اگر ایسوں کو سمجھایا جائے تو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2/473)

سوال: انسانوں کی مختلف زبانیں ہوتی ہیں۔ یہ ارشاد فرمایئے کہ جنات کی زبان کون سی ہے؟

جواب: جنات کی بھی مختلف زبانیں ہوتی ہیں، یہ اردو، عربی اور دیگر زبانیں بھی بولتے ہیں۔ جیسے میں میمن ہوں لیکن اردو بول رہا ہوں، اسی طرح یہ بھی جس شخص پر حاوی ہوتے ہیں اس کی زبان بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس کی مادَری زبان کچھ اور ہوتی ہو۔

ایک پُرانا واقعہ ہے کہ مجھے کسی میمن آدمی کے پاس یہ کہہ کر لے گئے کہ اس کی طبیعت خراب ہے، میں ساتھ چل پڑا اور جا کر اپنی عادت کے مطابق اسے سلام کیا اور ملانے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا، لیکن اس نے ہاتھ نہیں ملایا، یہ دیکھ کر میں چونکا کہ مسئلہ

کچھ اور لگتا ہے، وہ لیٹا ہوا تھا اور جو بھی اس پر حاوی تھا وہ میمنی میں ہی بول رہا تھا، مجھے اس وقت ساری باتیں تو یاد نہیں ہیں، البتہ اس نے کچھ اس طرح کا بتایا تھا کہ میں اس کے ساتھ فلاں ملک سے آیا ہوں اور ایسا ایسا مُعاملہ ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ تم مجھ سے اکیلے میں ملو، تم سے اکیلے بات کرنی ہے، مسجد میں آجاؤ۔ وہ بولا کہ نہیں! مسجد میں تکلیف ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ کسے تکلیف ہوگی؟ تو بولا کہ اسے تکلیف ہوگی۔ میں نے پوچھا: پھر کہاں ملوگے؟ وہ بولا: مَسان (شمشان، یعنی ہندوؤں کے مردہ جلانے کی جگہ) میں ملوں گا۔ اس بات سے مجھے اس کا مذہب پتا چل گیا (یعنی وہ ہندو جن تھا)۔ پھر میمنی میں ہی کہنے لگا کہ ہاتھ ملانا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو پہلے ہی ہاتھ ملا رہا تھا۔ پھر میں نے جیسے ہی ہاتھ آگے کیا تو اس نے اپنا انگوٹھا میری ہتھیلی پر مارا، اس کے بعد جُھرجُھری لی اور پھر مریض نارمل ہو گیا۔ مریض نے جیسے ہی مجھے دیکھا تو کہا کہ مَاشَاءَ اللہ! بھئی آؤ!، بیٹھو، کھاؤ پیو۔ یعنی نارمل ہونے کے بعد مریض کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا، اس کا جن بھاگ گیا تھا۔ جس وقت اس نے میری ہتھیلی پر انگوٹھا مارا تھا تو میرے بدن میں بھی جُھرجُھری دوڑ گئی تھی اور جو شخص مجھے ساتھ لے کر گیا تھا وہ بھاگ کر سیڑھی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

بندے کو خالی ہوشیاری نہیں کرنی چاہیے کہ اپنے کسی کے باپ سے نہیں ڈرتے۔ میں تو بہت ڈرتا ہوں، اللہ کریم اپنا ایسا ڈر عطا کر دے کہ سارے ڈر دَربدر ہو جائیں۔ انسان کی نفسیات ہے کہ وہ ڈرتا ہے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ ابھی تو کورونا وائرس نے سب کو ڈرا رکھا ہے، جراثیم کا ایسا ڈر پھیلا ہوا ہے کہ بڑے بڑے بہادروں کے پتے پانی ہو گئے ہیں۔ جھوٹ نہیں بولنا چاہیے کہ میں کسی سے نہیں ڈرتا۔

ایک بار کسی مال دار آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو تو ڈر نہیں لگتا نا؟ میں نے کہا کہ

مجھے تو ڈر لگتا ہے، جبھی گارڈز رکھے ہوئے ہیں۔ اگر میں ہوشیاری کروں کہ نہیں، مجھے ڈر نہیں لگتا تو یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ جو بولتے ہیں کہ ہمیں ڈر نہیں لگتا، انہیں سوچنا چاہیے کہ بِلّی میاؤں کرے تو بھاگ کھڑے ہوں اور ابھی چوہا نکل آئے تو سارے شیر مار خان بھاگم بھاگ کرتے پھریں۔ البتہ جو خوفِ خدا والا ہے وہ سب سے بڑا بہادر ہے۔ انسان کو ماں باپ سے بھی ڈرنا چاہیے، یوں ہی استاد اور بزرگوں سے بھی ان کے ادب کی وجہ سے ڈرنا چاہیے۔ بزرگوں سے ڈرنا بہت اچھا ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 5 / 251)

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ مٹھائی جنات کی پسندیدہ غِذا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جنات ہڈّیاں، کوئلے اور گوبر کھاتے ہیں۔ (ابوداود، 1 / 48، حدیث: 39) جنات جب ہڈیاں کھاتے ہیں تو انہیں ان میں چربی اور بوٹی کا Taste (یعنی ذائقہ) محسوس ہوتا ہے۔ رہی بات مٹھائی کی تو ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں کہ جنات مِٹھائی کھاتے ہیں، اگر مٹھائی ان کی پسندیدہ غِذا ہوتی تو مٹھائی کی دُکان کس طرح باقی رہتی؟ کیونکہ سارے جِن اتنے شریف تو ہوتے نہیں کہ وہ اِنسانی رُوپ میں آئیں اور مٹھائی خرید کر لے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر جنات مٹھائی خریدنا شروع کر دیں تو مٹھائی کا دَھندا اِتنا ہو کہ ایک ایک گلی میں بارہ بارہ مٹھائی کی دُکانیں کُھل جائیں کیونکہ ایک رِوایت کے مُطابق اِنسانوں کے مقابلے میں ان کی تعداد نو گُنا ہے۔ (تفسیر طبری، پ 17، الانبیاء، تحت الآیۃ: 96، 9 / 85، حدیث: 24803) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2 / 63)

سوال: انسانوں کی مَیّت کو دفنایا جاتا ہے، جنات کی مَیّت کے ساتھ کیا مُعاملہ ہوتا ہے؟

جواب: ایک سانپ کی حِکایت ملتی ہے کہ قافلے والوں نے سفید سانپ کو تڑپتا دیکھا (جب وہ مرگیا تو) اسے لپیٹ کر دفنا دیا تو کچھ آوازیں آئیں جن میں شکریہ ادا کیا گیا اور بتایا کہ یہ ایک صحابی جن تھے جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ (دلائل النبوۃ للاصبہانی، ص 214، حدیث: 257)

بہر حال اب جنات کی تَدفین وغیرہ سے متعلق کیا اَحکام ہیں اِس عنوان پر کوئی کتاب دیکھی نہیں جس میں جنات کے مَسائل لکھے ہوں۔ اگر کوئی کتاب ہوئی بھی تو جنوں میں ہی ہو گی جس سے یہ جنات ہی پڑھ سکتے ہوں گے ، ہم کو یہ نظر نہیں آئے گی۔ہاں! ایسے مفتی ہوئے ہیں جو جنات کے مسائل بھی جانتے تھے جیسے حضرتِ امام(ابو حَفْص عمر بن محمد) نَسَفی رحمۃُ اللہِ علیہ "مُفتیٔ ثَقَلَین" تھے یعنی جنات اور انسان دونوں ہی ان سے فتویٰ لیتے اور مَسائل دَریافت کرتے تھے۔ (الفوائد البہیۃ، ص194) یقیناً حضرتِ امام نسفی رحمۃُ اللہِ علیہ اتنے بڑے عالِم ہوں گے کہ انھیں جنات کے مَسائل کا بھی عِلم ہو گا۔ فی زمانہ ایسے عالِم صاحب کا ہمیں نہیں معلوم جو جنات کو بھی مَسائل بتا سکتے ہوں۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 1/435)

سوال: کیا مسلمان جنات کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مسلمان جنات کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 2/428)

جنات قابو کرنے کے بجائے نفس کو قابو کرنا کمال ہے

سوال: کیا آپ جنات کو قابو کرنے کا وَظیفہ پڑھنے کے لیے دیتے ہیں؟

جواب: جنات کو قابو کرنے کا وَظیفہ ابھی تک میں نے بھی نہیں کیا اور نہ ہی میں نے کبھی جن کو قید کیا ہے۔ اگر میرا نفس میری قید میں آجائے تو مجھ جیسا ماہر اور بہادر کوئی نہیں ہو گا۔

نِہَنگ و اژدہا مارا اگرچہ شیرِ نر مارا بڑے مُوذی کو مارا نفسِ اَمّارہ کو گر مارا

نِہَنگ معنیٰ مگرمچھ ، یعنی تو نے مگرمچھ اور شیر کو مار دیا تو کوئی کمال نہیں کیا، کمال تو یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو مارنے میں کامیاب ہو جائے۔

جنات قابو کرنا ہماری لائن نہیں ہے۔ مُوَکِّل اور جنات کو قابو کرنے کے لیے بعض لوگ باباجی کے پاس جاتے ہیں تو یہ خود ہی باباجی کے قبضے میں آکر نہ اِدھر کے رہتے ہیں نہ

www.dawateislami.net

اُدھر کے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں حضرتِ شیخ مُحیُ الدِّین ابنِ عَرَبی رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ اگر کسی کے قابو میں ”جِن“ آجائے تو کم از کم وہ مُتَکَبِّر اور مَغرور ہو جاتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ،21/606ماخوذاً) یہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اکثریت کے اِعتبار سے فرمایا ہوگا، کیونکہ آج کل تو اگر کسی کی SHO یا تھانے دار سے دوستی ہو جائے تو اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگتے اور وہ خوب اَکڑ کر چلتا ہے کہ میری SHO سے دوستی ہے۔ غور کیجیے کہ جب SHO سے دوستی پر یہ حال ہے کہ پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے ہوتے تو جنات کو قابو کرنے پر کیا حال ہوگا۔

(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت،2/40)

سوال: کچھ لوگوں کا نظریہ ہے کہ دن یا رات میں جب 12 بجیں، اس وقت کچھ لکھنا، پڑھنا یا مسجد میں جانا نہیں چاہیے، ورنہ جنات پٹخ دیتے ہیں۔ کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: رَمَضان شریف میں مُعتَکِفین دن رات مسجد میں پڑے رہتے ہیں اور روزانہ دو مرتبہ 12 بجے کا وقت آتا ہے، ابھی تک تو کسی مُعتَکِف کو جنات نے نہیں پٹخا اور نہ ہی کوئی جن پٹخ سکتا ہے۔ اِن شاءَ اللہ۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں اور لوگوں کی چلائی ہوئی باتیں ہیں۔ جس کو جو سمجھ آتا ہے بول رہا ہوتا ہے۔ علمائے کرام سے پوچھ کر راہ نُمائی لینی چاہیے۔

(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، جلد10، قسط:243)

سوال: اگر کسی گھر میں بِلّیاں روتی اور چیخیں مارتی ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ اس گھر میں جادو یا جنات ہیں، کیا اس کی کوئی حقیقت ہے؟

جواب: اِن باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ چونکہ بِلّیوں میں بھی اِحساس ہوتا ہے، ان کا بھی کچھ نہ کچھ حافظہ ہوتا ہے، جبھی تو یہ مانوس ہوتی ہیں۔ کسی کے گھر جاتی ہیں تو اسی کے

دَروازے میں داخل ہوتی ہیں، دوسرے کے دَروازے میں داخل نہیں ہوتیں، اِس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں یاد رہتا ہے۔بِلّی کے رونے کا سبب یہ ہوسکتا ہے کہ کسی جانور نے اس کے سامنے اس کا بچہ کھالیا ہو، جس کا صَدمہ اس کے جگر میں بیٹھ گیا ہو، جب اس کی یاد آتی ہو تو اس وجہ سے چیختی اور روتی ہو۔ بہر حال بِلّی کے رونے کی ایسی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے لٰہذا بِلّی کے رونے کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ یہاں جنات ہیں۔

جنات عموماً ہر جگہ ہوتے ہیں

جنات تو عام طور پر ہر جگہ ہوتے ہیں، کیونکہ ان کی تعداد اِنسانوں کے مقابلے میں نو گُنا زیادہ ہے۔یعنی ایک اِنسان ہے تو نو (9) جِن ہیں۔ اِس کو یُوں سمجھیے کہ اگر دُنیا میں ایک کروڑ اِنسان رہتے ہیں تو نو کروڑ جِن رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہر جِن ستاتا نہیں ہے جیسے ہزاروں اسلامی بھائی مختلف جگہوں میں جمع ہوکر مَدَنی مذاکرے میں شریک ہوتے ہیں، کوئی کسی کو تنگ نہیں کرتا، سب پُر سکون بیٹھے ہوتے ہیں تو اِسی طرح جنات بھی پُر سکون ہوتے ہیں۔ البتہ بعض جنات شریر بھی ہوتے ہیں جو اِنسانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ (جنات ہی نہیں) نقصان پہنچانے والے تو بعض اِنسان بھی ہوتے ہیں جو مَجْمع میں اس تاک میں ہوتے ہیں کہ کسی کی جیب کاٹ لیں یا کسی کی چپل اُٹھالیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2/138)

سوال: آج سے چند سال پہلے عورتوں کے ساتھ جنات کے مُعاملات اتنے زیادہ نظر نہیں آتے تھے جبکہ آج کل یہ مُعاملات زیادہ نظر آتے ہیں، اِس حوالے سے آپ ہماری راہ نمائی فرمادیجیے۔

جواب: عورتوں کے ساتھ جنات کے مُعاملات چند سال سے نہیں بلکہ میں بچپن سے دیکھتا سُنتا آرہا ہوں البتہ سب کے ساتھ نہیں ہوتے۔ عورتوں کو مزارات پر جنات کی حاضری

آتی ہے، جس کی وجہ سے یہ بال کھول کر اُچھل کود کر رہی ہوتی ہیں، ان میں سے بعض کے ساتھ واقعی جِن کا اثر ہونا اور اس کی طرف سے ستایا جانا ہو سکتا ہے جبکہ بعض ڈرامے کرتی ہوں گی تو یوں مِکس صورتِ حال ہوتی ہو گی لہٰذا جنات کے اثر کا بالکل ہی اِنکار کر دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ بعض لوگ جنات کے اثر کا اِنکار کرتے ہیں مگر جب ان کے اپنے سر پر پڑتی ہو گی تو انہیں سمجھ آ جاتی ہو گی اور اگر اب بھی نہ آئے تو پھر وہ سر پچھاڑ پچھاڑ کر مَر جاتے ہوں گے۔ یاد رَکھیے! ہر عورت پر جنات کے اَثرات ہوں یہ ضَروری نہیں، نفسیاتی اَثر بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسے اَمراض بھی لاحِق ہو جاتے ہیں جس میں آدمی یہ سمجھتا ہے کہ جن کا اَثر ہو گیا ہے مثلاً کسی کے ہاتھ پاؤں مُڑ جائیں تو لوگ یہی سمجھیں گے کہ جن کا اَثر ہو گیا ہے حالانکہ مَرض کی وجہ سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس طرح کے مُعاملات باباجی لوگوں کے رَحم و کَرَم پر ہوتے ہیں کہ اگر یہ جن کا اَثر کہہ دیں تو لوگ جن کا اَثر سمجھتے ہیں، جنات کے پورے خاندان کا اَثر کہہ دیں تو پورے خاندان کا اَثر سمجھتے ہیں اور جو بھی وجہ یہ بتا دیں تو لوگ وہی وجہ اپنے دِل پر لے لیتے ہیں۔ باباجی لوگوں کو چاہیے کہ بِلا وجہ لوگوں کو نہ ڈرائیں البتہ ان کے حساب یا اِستخارے وغیرہ میں اگر کوئی ایسی وجہ سامنے آتی ہے تو اُسے بتانے میں حرج نہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/111)

سوال: مغرب کے بعد عِطر لگانا کیسا؟ نیز کیا چار سے پانچ سال کی عُمر کے بچّوں کو عطر لگا سکتے ہیں؟

جواب: مغرب کے بعد عطر لگایا جا سکتا ہے۔ دِن رات میں کوئی ایسا وقت نہیں جس میں عطر لگانا منع ہو۔ چار پانچ سال کی عمر کے بچّوں، بلکہ چار پانچ دن کے بچّوں، یہاں تک کہ ایک دن کے بچّے کو بھی عطر لگا سکتے ہیں۔ یہ غلط، غلَط اور غلَط اَفواہ ہے کہ مغرب کے بعد

www.dawateislami.net

خوشبو لگانے سے یا بچّے کو خوشبو لگانے سے جنات پکڑ لیتے ہیں یا لِپٹ جاتے ہیں، ایسا کچھ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جنات خوشبو کی ساری دُکانیں لوٹ لیتے۔ معلوم نہیں اُن کو خوشبو پسند بھی ہے یا نہیں؟ ”فرشتوں کو تو خوشبو پسند ہے۔“(فردوس الأخبار، 2/32، حدیث:3630)

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مُفتی صاحب نے فرمایا:) خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہِند (مولانا اَحمد مُقَدَّم رَضَوی نُوری صاحِب) کا بیان ہے کہ حُضُور مفتیٔ اعظم ہِند رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: بُری اور بدبو دار چیزوں کی وجہ سے جنات چمٹتے ہیں، خوشبو وغیرہ کی وجہ سے نہیں چمٹتے۔ مغرب کے بعد کچھ دیر کے لئے بچّوں اور عورَتوں کو باہر نکلنے سے روکنے[1] کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اُنہیں یا تو وہ دُعائیں یاد نہیں ہوتیں جو انہیں ایسی مخلوق سے بچائیں، دوسرا اُن کے اندر پاکی کا اِتنا اِہتمام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے جنات وغیرہ چمٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 4/289)

سوال: کیا فریج یا گھر میں لیموں رکھنے کا کوئی فائدہ ہے؟

جواب: بُزرگوں کا قول ہے کہ گھر میں لیموں ہوں تو شریر جنات نہیں آتے۔
(لقط المرجان فی أحکام الجانّ، ص103)(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 4/80)

سوال: بعض اَوقات نئے گھروں میں آسیب اور جنات کا مُعاملہ ہوتا ہے، اِس کا کیا حل ہے؟

جواب: جس گھر میں نمازیں پڑھی جائیں، تِلاوتیں اور ذِکر و اَذکار ہوں تو وہ گھر بہت ساری

---

1 . . . فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جب رات کا شروع حصّہ ہو جائے یا تم شام پاؤ تو اپنے بچّوں کو روک لو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں۔ پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو بچّوں کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر دو اور اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔(بخاری، 2/399، حدیث:3280) حکیم الاُمّت حضرت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شیطان سے مراد مُوذی جنات اور موذی اِنسان دونوں ہیں۔ شام کے وقت ہی بچّوں کو اغوا کرنے والے زیادہ پھرتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: معلوم ہوا جنات و شیاطین کا اثر بچّوں پر زیادہ ہوتا ہے، اس لیے بچّوں کو نکلنے سے روکا گیا ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 6/85)

www.dawateislami.net

بلاؤں اور آفتوں سے بچا رہتا ہے۔ جبکہ جس گھر میں گانے، باجے، فلمیں، ڈرامے، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے نیز شراب پینے جیسے گناہ ہوں اُس میں بلاؤں کا زیادہ آنا جانا رہتا ہے۔ اِس لئے اپنے گھر کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں سے سجائیں، نعت شریف اور تِلاوت کی آوازیں آئیں، اِن شاءَ اللہ شیطان بھاگ جائیں گے۔

(اِس موقع پر جانشینِ امیرِ اَہلِ سُنّت نے فرمایا:) اگر جُمعہ کے دِن 100 بار "دُرُودِ تاج" پڑھ کر گھر کے کونوں پر دَم کر لیں تو بھی آسیب وغیرہ دُور ہو جائے گا۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:) "اَصحابِ کَہْف" کے نام اگر لکھ کر لگا دیئے جائیں تو شریر جنات گھر میں نہیں آتے اور اگر ہوں تو بھاگ جاتے ہیں۔ (شفاء العلیل مع القول الجمیل، ص162) اِس کے کئی اور بھی علاج ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 4/352)

سوال: میرے بچّوں کی امّی پر "جِن" کے اَثرات ہیں، کافی عِلاج کروایا ہے مگر طبیعت بہتر نہیں ہو رہی، کوئی وظیفہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: جنات سے چھٹکارا پانے کے کئی عِلاج ہیں۔ ایک عِلاج یہ ہے کہ جس پر جِن چڑھ جائے اُس کے کان میں اَذان دینے سے جِن چلا جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 15/355، حدیث: 30360) یہ بھی عِلاج ہے کہ اٹھارھویں پارے میں موجود سورۂ مُؤمِنُون کی آخری چار آیتیں (مصنف ابن ابی شیبہ، 15/355، حدیث: 30360) بلند آواز سے پڑھی جائیں تو جِن بھاگ جائے گا (فتاویٰ رضویہ، 1/1115) اِن شاءَ اللہ۔ اِسی طرح "آیۃُ الکُرسی" بھی جنات کا بہترین عِلاج ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص15) اللہ پاک آپ کے بچّوں کی امّی کو مُوذِی جِن سے نَجات بخشے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 4/142)

سوال: کیا جنات کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا ممکن ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جنات کو ان کی اَصلی صُورَت میں دیکھنے یا نہ دیکھنے کے بارے میں عُلمائے کِرام کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جنات کو ان کی اصلی صورت میں کوئی نہیں دیکھ سکتا (تفسیر قرطبی، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ:27، 4/134) لہٰذا جنات کو دیکھنے کا شوق نہیں ہونا چاہیے۔ بعض لوگ جنات کی تصاویر بنا دیتے ہیں، پھر تصاویر کے سینگ اور بڑے بڑے دانت بھی بنا دیتے ہیں، یہ سب فرضی تصاویر ہوتی ہیں، ان تصاویر کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 7/419)

سوال: کیا جنات اللہ پاک کی عبادت بھی کرتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! جنات اللہ پاک کی عبادت بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ (پ27، الذّٰریٰت:56۔ نزہۃ القاری، 4/351) جنات میں نا صرف مسلمان ہوتے ہیں بلکہ جنات میں صحابہ بھی ہوئے ہیں۔ مکۂ مکرمہ میں "جَنّتُ المَعلیٰ" کی طرف "مسجدِ جن" کے نام سے ایک مسجد بھی ہے جہاں جنات نے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زبان سے قرآنِ کریم سنا تو وہ ایمان لے آئے تھے۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/346)

سوال: جنات سے حفاظت کا روحانی علاج ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: سوتے وقت پابندی کے ساتھ حِصار کر لیا کریں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی حِصار فرماتے تھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دعا کی طرح ہاتھ پھیلا لیں پھر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے ساتھ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس شریف پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کریں اور سارے اگلے حصے پر ہاتھ پھیریں، پھر دائیں بائیں، جہاں جہاں ہاتھ پہنچتا ہے وہاں ہاتھ پھیریں۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص338 ملخصاً) اس طرح کریں گے تو یہ حِصار ہو جائے

گا، پھر جن جادو وغیرہ کوئی بھی چیز اِن شاءَ اللہ اثر انداز نہیں ہو گی۔ مگر یہ عمل مستقل یعنی بِلا ناغہ روزانہ کریں، تلفظ کی ادائیگی اور مخارج بھی درست ہونے چاہئیں۔ نماز میں بھی جتنا پڑھنا فرض ہے، اتنا سیکھنا فرض، جتنا پڑھنا واجب ہے، اتنا سیکھنا واجب، نیز نماز میں ہم جو سورت یا آیتیں پڑھیں، ان کا زبانی یاد ہونا بھی ضروری ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/90)

(مزید ایک مقام پر فرمایا:) یہ حِصار سنّت سے ثابت ہے یعنی خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ عمل فرماتے تھے۔(بخاری، 3/407، حدیث:5017۔ معجم کبیر، 7/152، حدیث:6666) یہ عمل سنّتِ مبارکہ کی نیت سے کیجئے اِن شاءَ اللہ نہ کوئی جن ستائے گا اور نہ ہی کوئی جادو اثر کرے گا۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 8/80)

سوال: اگر کوئی مکان کئی مہینوں تک خالی پڑا رہے تو کیا اس پر جنات قبضہ کر لیتے ہیں؟

جواب: اللہ پاک بہتر جانے، ویسے یہ ایک محاورہ ہے: ”خانۂ خالی رَا دیو مِی گِیرُد“ یعنی جو خالی گھر ہوتا ہے، اس میں بھوت بسیرا کرلیتا ہے۔ لیکن یہ صرف محاورہ ہے، کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ جنات ویسے بھی گھروں کی چھت پر ہوتے ہیں (لقط المرجان فی احکام الجان، ص44۔ نزہۃ القاری، 4/351 ماخوذا) یہ نظر نہیں آتے۔ نیز ان کو خالی گھر پر قبضہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی، ان میں سے ہر جن تنگ نہیں کرتا بلکہ کوئی شریر جن ہو تو وہ ستاتا ہے۔

اللہ پاک ان شریر جنات سے محفوظ فرمائے، یہ شریر جنات کسی جگہ حاوی ہو جائیں تو بہت پریشان کرتے ہیں، کیونکہ یہ نظر ہی نہیں آتے، آدمی ان سے کس طرح پیچھا چُھڑائے، ایسے جنات بھی جہنم کے حق دار ہیں۔ نیز جو جنات کافر ہوں گے، وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور گناہ گار مسلمان جنات ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بُھگتنے کے لیے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔(نزہۃ القاری، 4/351 ماخوذا)(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 8/333)

www.dawateislami.net

سوال: حدیثِ پاک کا خُلاصہ ہے کہ بِغیر ”بِسۡمِ اللّٰہ“ پڑھے کھانا کھانے سے شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے جبکہ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ جنات کی خوراک ہڈی اور گوبر ہوتی ہے تو شیطان جب جن ہے تو پھر یہ ہمارے کھانے میں کس طرح شریک ہو جاتا ہے؟

جواب: یہ کہاں لکھا ہے کہ شیطان ہمارا کھانا نہیں کھا سکتا؟ حدیثِ پاک میں ہے کہ شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے، جیسا کہ ایک بار ایسا ہوا بھی کہ کوئی شخص کھانا کھا رہا تھا اور اس نے ”بِسۡمِ اللّٰہ“ نہیں پڑھی تھی اور کھانے کے دوران اس کو ”بِسۡمِ اللّٰہ“ یاد آئی تو اس نے کہا ”بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ“، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان نے جو کھایا تھا اس کی اُلٹی کر دی۔ (ابو داود، 3/488، حدیث:3728 ملتقطا) اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ہمارا کھانا کھا سکتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 8/86)

سوال: مدینے کے پاس جو وادیٔ جن ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: (امیرِ اہلِ سُنَّت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) وادیٔ جن چونکہ مدینۂ منورہ کے قُرب میں ہے، اِس وجہ سے وہ مُقَدَّس مقام ہے لیکن اِس وادی میں ڈھال کے باوجود چیزوں کا خود بخود اوپر کی طرف جانا یا مدینے کی طرف بڑھنا کسی سائنسی وجہ سے ہے۔ دُنیا میں ایسے اور بھی مقامات ہیں جن میں کَشِش کی وجہ سے ڈھال کے باوجود چیزیں اوپر کی طرف بڑھتی ہیں۔ اِس بستی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہاں جنات ہیں جو چیزوں کو مدینے کی طرف دھکیلتے ہیں لیکن اِس کی کوئی حقیقت نہ کہیں پڑھی ہے اور نہ ہی کسی مُعتبر ذَریعے سے سُنی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:) Magnet یعنی مِقناطِیس قُطب تارے کی طرف جاتا ہے، اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ”فتاویٰ رضویہ شریف“ میں

www.dawateislami.net

لکھا ہے کہ آج تک سائنس اس راز کو دَریافت نہیں کر سکی کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور مقناطیس قطب تارے کی طرف کیوں جاتا ہے؟ (فتاویٰ رضویہ، 29/296) اب کیا یہ کہہ دیا جائے کہ قطب تارے پر بھی کوئی بہت بڑا جن بیٹھا ہو گا جو مقناطیس کو کھینچ لیتا ہو گا! بہر حال اِس طرح کی چیزیں جو سمجھ نہیں آتیں یا عقل سے وَرَا ہوتی ہیں، لوگ ان کو جنات کی طرف منسوب کر دیتے ہیں کہ وہ ایسا کر رہے ہیں۔ جنات کے وجود کا اِنکار نہیں ہے، یہ واقعی موجود ہیں حتّٰی کہ مکہ مُکرمہ میں مسجدِ جن بھی ہے، کیونکہ اس جگہ پر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُبارَک ہاتھ پر کچھ جنات اِیمان لائے تھے، اسی کی یادگار کے طور پر مسجدِ جن ابھی تک قائم ہے جو "جَنّتُ المَعلیٰ" کے قریب میں واقع ہے۔ (اخبار مکۃ للازرقی، 2/201۔ عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص229) بہر حال جنات کا وجود یقینی ہے لیکن اِس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ جو بھی خلافِ عقل کام ہو گا وہ جنات ہی کر رہے ہوں گے بلکہ اس کی اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 4/101)

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ "جنات سے جو دُعا کروائی جائے قبول ہوتی ہے" کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: اگر کسی نیک جن سے رابطہ ہے تو اُسے دُعا کا کہنے میں حَرَج نہیں ہے، جنات کی دُعا بھی قُبول ہوتی ہے۔ جنات سے دُعا کروانا تو دُور کی بات ہے، بہت سے نیک اِنسان نظر آتے ہیں، اُنہی سے دُعا کروا لیجئے۔ دُعا تو گُناہ گار شخص کی بھی قُبول ہوتی ہے۔ حکیمُ الاُمّت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا ہے کہ "مظلوم کافر اور مظلوم جانور کی بد دُعا بھی قُبول ہوتی ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، 3/300) اِسی طرح جانور کی دُعا بھی قُبول ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 4/302)

سوال: بلا سے کیا مُراد ہے، کیا جنات بھی بلا میں داخل ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب: ہر آفت و مصیبت اور پریشانی کو بلا کہہ سکتے ہیں۔ جو جنات تنگ کریں، مال چُرا لیں یا ستائیں تو انہیں بھی بلا کہنا دُرُست ہے اگرچہ وہ مسلمان ہوں یا کافر البتہ جو نیک مسلمان جنات بالکل بھی نہیں ستاتے تو انہیں بلا نہیں کہہ سکتے۔ عاملوں کی اِصطلاح میں ناپاک جن اُسے بولتے ہیں جو کافر ہو اور پاک جن اسے کہتے ہیں جو مسلمان ہو اگرچہ وہ ستاتا اور لوٹ مار کرتا ہو لیکن مسلمان ہونے کے سبب اسے پاک جِن ہی بولتے ہیں۔ اِنسانوں میں بھی ڈکیتی چوری یا دِیگر گناہ کرنے والے مسلمان عقیدے کے لحاظ سے پاک ہی کہلائیں گے اگرچہ اَعمال کے اِعتبار سے پاک نہ ہوں۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 6/16)

سوال: کہا جاتا ہے کہ سفید مُرغ گھر میں رکھنا چاہیے، اِس سے بلائیں ٹلتی ہیں، لیکن اگر وہ مُرغ کاٹتا ہو تو کیا کریں؟

جواب: ضَروری نہیں کہ بَلائیں صِرف سفید مُرغ سے ہی ٹلیں، اگر وہ کاٹتا ہے تو چُھری اسے کاٹ دے گی۔ البتہ حدیثِ پاک میں سفید مُرغ گھر میں رکھنے کی تَرغیب اِس طرح ہے کہ جِن اور بَلائیں وغیرہ اِس سے بھاگتے ہیں۔ (معجمِ اوسط، 1/201، حدیث:677) ایسے مَضامین اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہیں۔ فیضانِ سنّت جلد اول کے باب ”آدابِ طعام“ میں سفید مُرغ کے بارے میں رِوایات ذِکر کی گئی ہیں۔[1] (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 1/456)

سوال: جب بچّے بات نہیں مانتے تو عام طور پر اُنہیں جنات سے ڈرایا جاتا ہے، مثلاً کسی

---

1 ... دو فرامین مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: (1) سفید مرغ رکھا کرو، اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہو گا تو شیطان اور جادو گر اُس گھر اور اُس کے اِردگرد والے گھروں کے قریب نہ ہوں گے۔ (معجم اوسط، 1/201، حدیث:677) (2) سفید مرغ کو بُرا بھلا مت کہو، اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے، جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنّات کو دَفع کرتا ہے۔ (لقط المرجان فی احکام الجان ص165)

www.dawateislami.net

کمرے میں کوئی سائیکل یا کھلونا رکھا ہے اور بچّہ بار بار وہاں جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہاں نہیں جانا، جِنّ آجائے گا۔ اِس طرح بچّوں کو ڈرانا کیسا؟

جواب: اگر اِس طرح ڈراتے ہیں تو یہ بہت بُری بات ہے، جھوٹ، دھوکا اور بہت ساری خرابیوں کا مجموعہ بھی ہے۔ اِس سے بچّے کے دل میں جنات کا خوف بیٹھ جائے گا اور بچّے کا Character (کِردار) تباہ ہو گا۔ بچّوں کو ہرگز اِس طرح نہ ڈرائیں، بلکہ اُن کا دل بڑا رکھیں اور انہیں بہادُر بنائیں۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/417)

سوال: میرے کزن کا موبائل گُم ہو گیا تھا، اِستخارہ کروایا تو جواب آیا کہ یہ جنات کی شرارت ہے، یہ اِرشاد فرمایئے کہ کیا جنات بھی ایسی شرارتیں کرسکتے ہیں؟

جواب: ایسا ہونا ممکن تو ہے، لیکن ضروری نہیں کہ ہم ہر بار چوری کا الزام جنات پر لگادیں۔ دو ٹانگ والے جنات (یعنی چور، ڈکیت) بھی تو گھوم رہے ہوتے ہیں یہ بھی کسی سے کم نہیں ہوتے۔ یاد رکھیے! اِستخارہ 100 فیصد یقینی نہیں ہوتا بلکہ ظَنّی ہوتا ہے، لٰہذا موبائل کی چوری کو جنات کی شرارت سمجھ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بیٹھیے بلکہ موبائل تلاش کیجیے کیونکہ بعض اوقات بندہ اِدھر اُدھر رکھ کر بھی بھول جاتا ہے۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/274)

نوٹ: صفحہ 11 کا آخری سوال، صفحہ 12 کا پہلا سوال اور صفحہ 15 کا آخری سوال "شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ہی عطا فرمودہ ہے۔

www.dawateislami.net

شیطان اور جنات سے حفاظت

گھر کا دروازہ بند کرتے وقت یاد کرکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہُ الکریم شیطان اور سرکش جنات گھر میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ (بخاری، 3 / 591، حدیث: 5623)

کمرے کا دروازہ، کھڑکیاں، الماری کی درازیں جتنی بار بھی کھول بند کریں نیز لباس، برتن وغیرہ ہر چیز رکھتے اٹھاتے ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم سرکش جنات آپ کے گھر میں داخلے، چوری اور آپ کی چیزیں استعمال کرنے سے باز رہیں گے۔

(فیضانِ سنت، 1 / 137)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net